# پیغامِ حج

## ۱۴۱۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر سال موسمِ حج کے آتے ہی دنیا بھر سے عشق سے سرشار دل اور آرزومند روحوں کے حامل انسان دیارِ محبوب اور خانۂ معبود کے پاس اپنا سر عشق و تقدیس کے آستانے پر خم کرتے ہیں اور جبینِ نیاز و بندگی اس مقام کی مٹی پر جھکاتے ہیں اور ''ایامِ معلومات'' کو ذکر و دعا کے سائے میں گزارتے ہیں' رحمت و مغفرت کی پناہ میں سکون ڈھونڈتے ہیں' دنیا کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے اپنے دور افتادہ بھائیوں سے ملتے ہیں' ملتِ اسلامیہ کی شوکت و عظمت کو مجسم طور پر محسوس کرتے ہیں۔ لیکن انہی دنوں میں ہماری پاک فطرت' مظلوم ملت اس جسم و جاں اور روح و دل کے مشہد میں حضوری پانے کے مخلصانہ اشتیاق کے باوصف دو عظیم صدموں اور جانگداز مصیبتوں کو پورے وجود سے محسوس کرتی ہے' اور اس کی فریاد اللہ تعالیٰ' نبی مکرمِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ولی اللہ الاعظم کے سامنے کرتی ہے۔

ا۔ کبوترانِ حرم کو خون میں غلطاں کر کے شہید کرنے کا ناقابلِ فراموش صدمہ' جنھیں آج سے تین سال پہلے مشرکین سے اعلانِ برائت کے جرم میں حریمِ امنِ الٰہی میں سعودی حاکموں نے اپنی

دیرینہ عداوت کی شمشیر سے خاک وخوں میں غلطاں کر دیا تھا۔ یہ پرہیز گار اور خدا کے مخلص بندے تھے جنھیں خدا کے گھر، یعنی اپنے ہی گھر میں، ان خدا سے لاتعلق، بیگانہ پرستوں نے اغیار واعدا کی خوشنودی کے لئے نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کر دیا اور ان شہیدوں نے اپنے خونِ ناحق سے حجاز کے ستمگر اور خائن حاکموں کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگایا۔

۲۔ ہماری ملت کو محشرِ عامِ مسلمین میں حاضر ہونے سے روکنے اور راہِ خدا کو ان کے لئے مسدود کرنے کا صدمہ، یہ اس تحول خیز زمانے کے حیرت انگیز واقعات میں سے ایک ہے کہ ایسی ملت کے لئے خدا کے گھر کا راستہ بند کیا جائے اور اسے اسلامی فریضے کی بجا آوری سے روکا جائے جو سب سے زیادہ اسلام کی وفادار اور سب سے بڑھ کر راہِ خدا میں فدا کار ہے۔ اس حیرت انگیز ورق کا دوسرا صفحہ یہ ہے کہ امریکی مشیروں اور تیل کی کمپنیوں کے مالکوں کے لئے حرمِ الٰہی امن ہے اور پاک فطرت مسلمانوں اور اس گھر کے رکھوالوں کے لئے ناامن ہے۔ یہ ان منفرد نشانیوں میں سے ایک ہے جو ناپسندیدہ اور غیر مطلوب صورتِ حال کا پتہ دیتی ہے جس میں مستقبل میں تبدیلی اور مطلوب صورتِ حال کی خوشخبری بھی پائی جاتی ہے: "فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا." (۱) ان دنوں میں سعودی کذب پردازوں کے ساتھ ہم صدا ہو کر عالمی پروپیگنڈہ مشینری کہتی رہی کہ سعودی مسلح فورسز پر ایرانی حاجیوں کے حملے کے جواب میں وہ مارے گئے، نیز مرنے والوں کی تعداد بھی اتنی نہیں بلکہ اتنی ہی تعداد میں مارے گئے جتنی مکہ کی فورسز ماری گئی ہیں۔

تعجب ہے! کیسے ممکن ہے کہ نہتے زائرانِ خانۂ خدا جو مضبوط ارادے، گہرے ایمان اور عشق وایثار کے علاوہ کسی بھی قسم کے اسلحہ سے لیس نہ تھے سعودی گارڈز پر حملہ آور ہو جائیں اور انھیں قتل کر دیں۔ اس المناک حادثے میں شہادت پانے والوں کی تعداد میں کیسے شک کیا جا سکتا ہے، کیا چار سو سے زیادہ لاشوں کو مکہ سے ایران لیجانا اس خباثت کی وسعت کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں تھا؟ آج بھی وہی جھوٹے اور وہی پروپیگنڈہ کرنے والے، آلِ سعود

کے ایرانیوں کو حج سے روکنے کے گناہ کو بے مقدار دکھانے یا سرے سے اس کے انکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت کعبۂ مقصود کے راستے کو کھولنے کی مسلسل کوشش کرتی رہی ہے' آئندہ بھی ہر طرح کوشش کرتی رہے گی۔ لیکن حرمین شریفین کی سرپرستی کے دعویدار ایسے حاجیوں کو حج سے روکنے پر مصر ہیں جو حج کے درست معنی کی شناخت رکھتے ہیں' اس سے بڑھ کر افسوس کی بات اور کیا ہوگی کہ حرمین شریفین کی خدمت کے دعویدار اور خانۂ خدا کے کلید بردار امریکہ کی خدمت پر کمر بستہ ہو جائیں اور اتحاد بین المسلمین کے نعرے اور صہیونیت اور امریکہ سے بے زاری کی پکار سے وحشت زدہ ہو جائیں۔ یہ صورتِ حال اس بات کا سبب بنی کہ آج بھی حج' جو ایک امت ساز اور دشمن شکن عظیم فریضہ ہے' اپنے واقعی مضمون اور اصلی روح سے خالی رہے۔ جبکہ آج کا زمانہ مسلمانوں کی بیداری اور اسلامی شعائر کا شعور حاصل ہونے کا زمانہ ہے۔ حج کے ایسے عظیم اور پُر شکوہ قالب کے لئے جو معنویت اور روح ہونی چاہیئے وہ نہیں ہے۔ حج توحید کی اصلی روح کو مسلمانوں کے دلوں میں پھونک سکتا ہے' اور اسلام کے منتشر گروہوں اور بکھری ہوئی قوموں کو پھر سے جوڑ کر اسلام کی عظیم امت کی تشکیلِ نو کر سکتا ہے' مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کو لوٹا سکتا ہے' مسلمانوں کو ان پر مسلط کردہ احساسِ ذلت وحقارت سے نجات دلا سکتا ہے۔ حج مسلمانوں کے تمام دکھ درد کا علاج کر سکتا ہے' ان کے سب سے بڑے درد کفر واستکبار کے ثقافتی' اقتصادی اور سیاسی غلبے کا علاج کر سکتا ہے' حج دلوں سے غلامانہ وابستگیوں کا میل دھو سکتا ہے' معاشرے میں خدا اور بندگانِ خدا سے تعلق کو مزید مضبوط کر سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حجاز کے حکمراں الٰہی سیاسی حکمتِ عملی کے حامل حج' یعنی حقیقی حج سے ڈرتے ہیں اور اسے برداشت نہیں کرتے۔ ہماری قوتِ ایمانی سے سرشار اور نڈر ملت کو اسی جرم میں حج کی سعادت سے محروم رکھا گیا ہے کہ وہ حج کو اس کی روح کے ساتھ ادا کرنا چاہتی ہے اور حج

کو بامعنی بنانا چاہتی ہے اور خدا کی بندگی کو مشرکوں سے بیزاری کے اظہار' جو خود بندگی کی حقیقت ہے' کے ساتھ ملانا چاہتی ہے۔ لیکن یاد رکھئے سعودی حکام اور نہ ہی وہ خفیہ ہاتھ جو استعماری مفادات کی خاطر انھیں اس طرح کی مکارانہ سیاست کی ترغیب دیتے ہیں حج کو اُس کی حقیقی شکل اور معنویت کی طرف لوٹنے سے روک نہیں سکیں گے۔ آج مسلمانانِ عالم بیدار ہو چکے ہیں اور اسلام کی حاکمیت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اسلام کے وہ نعرے جو صرف ہماری راسخ العقیدہ ملت کی زبانوں پر ہوتے تھے' آج تمام مسلمانوں میں محبوب اور زبان زدِ عام بن گئے ہیں' مشرق سے مغرب تک بسنے والے تمام مسلمانوں میں ہویتِ اسلامی کا احساس پیدا ہو چکا ہے۔ استکباری سیاست کب تک بعض اسلامی ممالک کے جوانوں کے سفرِ حج میں رکاوٹ بنے گی؟ کب تک اسلامی ممالکے بیدار و آگاہ مسلمانوں کو مکہ اور مدینہ جانے سے روک سکے گی؟ آج شمالی افریقہ سمیت بہت سے اسلامی ممالک میں اسلام کی حماسی روح اُن ملکوں کی سیاست کا پانسہ پلٹانے والی ہے۔ کیا استکباری طاقتیں ان ممالک کے مسلمانوں کو بھی حج سے روک سکیں گی؟

ہم حج اور حرمین شریفین کی زیارت کو اپنا مسلّم حق سمجھتے ہوئے آلِ سعود سے پوری قوت کے ساتھ اپنے غصب شدہ حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں اور انشاء اللہ خدا کی مدد سے اپنا حق لیکے رہیں گے۔ کفر و استکبار کے آلۂ کاروں کو جاننا چاہیئے کہ آنے والا دور اسلام کا ہے اور کوئی تدبیر' کوئی طاقت اسلام کی روز بروز بڑھتی ہوئی تحریک' نیز مسلمانوں میں مسلسل رائج ہونے والے اسلامی نعروں اور اقدار کو نہیں روک سکتی۔ اور ہماری عزیز ملت بھی جان لے' جو جانتی بھی ہے کہ انقلاب سے لیکر آج تک اُس نے اپنی ثابت قدمی اور قربانی کے ذریعے جو عزت' عظمت اور اسلامی شوکت حاصل کی ہے ہر گزرتے وقت کے ساتھ اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے' اب ان کے شجاعانہ صبر و استقامت کے سامنے دشمنوں کی شیطنت ٹک نہیں سکتی' اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کے مقابلے میں استکبار اور ان کے گماشتے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہیں۔ مکہ کے شہدا اور انقلابِ اسلامی کے دیگر شہدا کے خون نے دنیا میں اسلام کی نشر و اشاعت کی راہوں کو

مزید وسعت دی ہے اور پرچمِ اسلام کو مزید بلندی عطا کی ہے۔

بیت اللہ کے حاجیوں اور دنیا بھر سے خانۂ خدا میں جمع ہونے والے بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مصائب ومشکلات سے لوگوں کو باخبر کر کے مسلمانوں کے درمیان وحدت اور تعاون کو فروغ دینے کی کوشش کریں، کیونکہ یہی عالمی استکبار کی دولت وطاقت کے پنجوں سے مسلمانوں کو نجات دلانے کی بنیادی شرط ہے۔ اس کے علاوہ معارفِ اسلامی کی نشر واشاعت اور آج کے دور میں مسلمانوں کے عظیم فرائض پر گفت وشنید کے ذریعے حج کو حجِ ابراہیمیؑ اور حجِ محمدیؐ بنائیں۔

انقلابِ اسلامی کے رہبرِ کبیر حضرت امام خمینیؒ کا یہ نعرہ ''اسرائیل کینسر کا پھوڑا ہے اسے کھرچ کے پھینکنا چاہئے'' اسرائیل سے سازباز کی سیاست کھیلنے والوں کے بالمقابل پوری قوت کے ساتھ بلند ہونا چاہئے اور حج کے دنوں میں یہ نعرہ ہر مسلمان کے دل کی صدا ہونا چاہئے۔ دین کی سیاست سے جدائی، جو اسلام کے دیرینہ دشمنوں کی اسلام اور قرآن کو بے اثر بنانے کے لئے گھڑنت ہے، اس کی سخت مخالفت ہونی چاہئے۔ استکبار اور استعمار کی گھناؤنی پالیسیاں اور تدابیر کا مقابلہ کرنے کے لئے دین کو میدانِ عمل میں لاکھڑا کرنا امتِ مسلمہ کا عمومی مقصد ہونا چاہئے۔ گوکہ ایران کے مجاہد، بہادر اور فداکار برادران اس سال بھی حاجیوں میں موجود نہیں، امریکہ اور اسرائیل کے آلۂ کاروں نے کعبۂ مقصود تک ان کی رسائی کی راہ مسدود کر رکھی ہے، لیکن ان کی سوچ اور فکر کعبے میں ہے، ان کی آرزوئیں، ان کی باتیں اور ان کے نعرے ان تمام لوگوں کے لئے ہیں جنھیں اسلام اور مسلمین کی عزت وعظمت کا پاس ہے۔

خدائے متعال سے اسلام ومسلمین کی کامیابی کی دعا کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ اسلامی ممالک میں مسلمانوں، خصوصاً علما، دانشوروں، شعراء، ہنرمندوں اور ادبا حضرات کی بیداری، آگاہی، استقامت، پائیداری، فرض شناسی اور احساسِ عظمت کے ذریعے اسلامی ممالک پر سے کفار ومشرکین کی بالادستی اور تسلط کا خاتمہ ہو جائے، اور خدا نے مؤمنین کے لئے

جو عزت اور عظمت مقدر فرمائی ہے، ہماری دعا ہے کہ اسلامی معاشروں کو وہ عزت و عظمتِ رفتہ واپس مل جائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

سید علی حسینی خامنہ ای

ذی الحجہ الحرام ۱۴۱۰ھ ق

❁❁❁

حواشی:

(۱) ہاں زحمت کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ بیشک تکلیف کے ساتھ سہولت بھی ہے۔ (سورۂ الم نشرح۔ آیت ۶،۵)